

اک ہار تھی جیت سی (قسط-7)

دو دن یوں ہی گزر گئے تھے وہ یونیورسٹی جاتی شام کو آتی اور پھر اپنا کمرہ بند کر کے پڑھائی میں مصروف ہو جاتی گھر کے لوگوں سے وہ آج کل کم ہی بات چیت کر رہی تھی،، اس کے دماغ میں عیاد کی باتیں گھومتی رہتی لیکن وہ اس سب کو جھٹک کے اپنی توجہ پڑھائی پر مرکوز کرتی!! اتفاق سے اس کا جو یونیورسٹی سے آنے کا وقت تھا نازلین کا وہی ہسپتال جانے کا وقت ہوتا وہ جیسے ہی آتی نازلین جانے کے لیے تیار ہوتی بس نکلنے ہی والی ہوتی،،

اس کی نازلین سے کوئی بات نہیں ہو سکی تھی اس بارے میں!!! ازینہ سے وہ یونیورسٹی میں ملتی اور سوچتی کہ ازینہ سے اس بارے میں پوچھے لیکن نہیں اس نے اپنی بات پے قائم رہنا تھا پہلے اس نے عیاد سے کیا گیا وعدہ نبھانا تھا اور پھر ان کی ڈیل کے مطابق عیاد نے اسے اس شخص کے بارے میں بتانا تھا جو شاہ میر کا قاتل تھا۔ لیکن پھر اس کے دماغ میں اس شام والا منظر لہرا جاتا!!! دکان میں داخل ہوتا ہوا شخص!!! عیاد کی وہ باتیں "کیا معلوم شاہ میر زندہ ہو" لیکن صفوہ اس بات کو ماننے سے انکاری تھی وہ جانتی تھی اس کا شاہ میر زندہ ہوتا تو اس کو کبھی یوں تڑپنے کے لیے نہ چھوڑتا وہ ضرور اس کے پاس آتا لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا اس کا مطلب شاہ میر زندہ نہیں تھا۔۔۔

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

آج عیاد سے کی گئی اس کی ملاقات کو تیسرا دن تھا۔ ابھی بھی وہ یونیورسٹی سے واپس آئی تھی۔۔۔ گھر آئی تو اس کو صحن میں کچھ لوگ نظر آگئے جو اب واپس گھر جانے کے لیے تیار تھے۔۔۔ ماما لوگ ان کو رخصت کرنے دروازے تک آئے ہوئے تھے،،،

ماما کی نظر جیسے ہی صفوہ پے پڑی انہوں نے اسے قریب آنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔ چونکہ صفوہ کار میں آئی تھی کار گیراج میں رکی تھی اور وہ وہیں اتری تھی اس لیے وہ آگے تھی۔۔۔ اور ماما لوگ دروازے کی جانب تھے۔۔۔

ماما کے بلانے پے اس کو نہ چاہتے ہوئے بھی ان لوگوں سے ملنے جانا پڑا۔۔۔

اس نے قریب جا کے اپنے سر کو خم دے کر بمشکل مسکرا کے سلام کیا تھا!! جس کا جواب انکل اور آنٹی نے بڑی اپنائیت سے دیا تھا۔ اور صفوہ کو یہ بات ہضم نہیں ہوئی تھی۔۔۔

"بھلا وہ ان لوگوں کو جانتی تھوڑی تھی جو وہ اتنے پیار سے اس کے ساتھ پیش آرہے تھے"

"یہ ہے ہماری بیٹی صفوہ" ماما اس کے عین برابر میں آکھڑی ہوئی تھی اور پیار سے اس کے کاندھوں کے گرد اپنا بازو پھیلا یا تھا۔۔۔

جس کے جواب میں آنٹی نے مسکرا کے ماشاء اللہ کہا تھا انکل اور آنٹی کے ساتھ ایک گھنگھریالے بالوں والا خوب رو نوجوان بھی تھا،، اب کچھ کچھ بات صفوہ کے پلے پڑ رہی تھی۔۔۔

اس لیے اس نے جلد از جلد وہاں سے کھسکنا ہی مناسب سمجھا،،،

"میں بہت تھکی ہوئی ہوں اور ایگزامس بھی سر پے ہیں اگر اجازت ہو تو آرام کرنا چاہوں گی" اس نے مسکرا کے باری باری سب کو دیکھا تھا!!!

"ہاں بیٹا تم جاؤ" ماما نے بھی مسکرا کے اسے جانے کی اجازت دے دی تھی۔۔۔ جس کو سنتے ہی صفوہ ایک پل بھی وہاں نہیں ٹھہری تھی وہ اندر داخل ہوئی تو بہار اسے لاؤنچ میں ہی مل گئی تھی!!!

"اب یہ کیا مصیبت ہے" صفوہ جو غصے میں اندر جا رہی تھی اسے اب بہار نظر آگئی تھی جس کو دیکھتے ہی اس نے کھا جانے والے لہجے میں سوال کیا تھا۔۔۔

"یار میں نے تو ماما اور پھوپھو کو بہت سمجھایا لیکن انہیں کچھ زیادہ ہی جلدی ہے تمہیں یہاں سے دفع کرنے کی" بہار نے بیزاری سے جواب دیا تھا اس کے لہجے سے ہی صفوہ سمجھ گئی تھی کہ بہار نے اپنی

طرف سے پوری کوشش کی ہے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا اس کی کوشش رائیگاں گئی اور ماما نے ان لوگوں کو رشتے کے لیے بلا لیا....

صفوہ کا بس نہیں چل رہا تھا گھر میں پڑی چیزوں کی توڑ پھوڑ کر ڈالے۔۔۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا تھا۔۔۔ اس کا بیگ اس کے کاندھے پر لٹک رہا تھا دوپٹہ گردن میں مفلر کے طور پر لپیٹا ہوا تھا!!

اس کے چہرے کا رنگ لال گلابی پڑ گیا تھا!!!
اس نے انگلی اٹھا کے خبردار کرنے کے انداز میں کہا تھا۔۔۔
"لیکن ان لوگوں کو بولو کان کھول کے سن لیں مجھے کوئی شادی نہیں کرنی"
اب اس نے ہاتھ جوڑ لیے تھے،،،
"اور پلیز فی الحال میرے ایگزامس ہیں مجھے پریشان مت کرو"

"بیٹا ہم کب کہہ رہے ہیں تم ابھی ہاں کر دو! تم بھلے وقت لو اس لڑکے کو سمجھنے کے لیے ان لوگوں کو سمجھنے کے لیے ہمیں کوئی مسئلہ نہیں اور نا ہی ان لوگوں کو مسئلہ ہے،،،
پھوپھو اب قدم بہ قدم چلتی بہار اور صفوہ کے ساتھ آکھڑی ہوئی تھی وہ تینوں ایسے کھڑی ہوئی تھی جیسے کوئی ٹرائینگل بنا کے کھڑی ہوں،،،"

"اور بیٹا تمہارے ساتھ کوئی زبردستی نہیں اگر اس سب کے بعد تمہیں ان لوگوں میں کوئی خرابی نظر آئے یا وہ لڑکا تمہیں اچھا نہ لگے تو بے شک انکار کر دینا" پھوپھو نے اس کے سر پر بہت مان سے ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ صفوہ کچھ دیر کھڑی ان کو خاموش نگاہوں سے تکتی رہی اور پھر پاؤں پٹختی وہاں سے غائب ہو چکی تھی اپنا سارا غصہ اس نے اپنے کمرے کے دروازے پر نکالا تھا۔۔۔ اتنی زور سے اس نے دروازہ مارا تھا جیسے سارا قصور ہی اس بیچاری بے جان چیز کا ہو۔۔۔۔۔

وہ اوپی ٹی سے فارغ ہو کر ابھی اپنے آفس میں آئی تھی،، اپنا گہرا نیلا ہسپتال کا لباس چنچ کرنے کی نیت سے وہ واشروم کی جانب جانے لگی تھی کہ اس کا موبائل فون واہیریٹ کرنے لگا۔۔۔ نازلین اپنا موبائل فون سائیلینٹ موڈ پر نہیں کیا کرتی تھی واہیریٹیشن موڈ پر ڈال دیتی تھی جبھی ضرورت پڑتی۔۔۔

اس نے موبائل فون کے قریب آ کے جھک کے میز پر پڑے موبائل کو دیکھا جس پر کسی انجان نمبر سے کال آرہی تھی،،،

اس نے سوچا کوئی ایمر جنسی بھی ہو سکتی ہے،،، یے سوچ کر اس نے کال ریسیو کر لی،،،

"ہیلو ڈاکٹر نازلین اسپینگ" وہ موبائل کو کان اور کندھے کے بیچ لگائے اپنے ہاتھوں سے دستانے اتارنے لگی تھی،،

دوسری جانب خاموشی رہی،،

"ہیلو؟؟؟ نازلین نے سوالیہ لہجہ اپنا کے مخاطب کیا تھا،،

"ہم بہت جلد ملیں گے انشاء اللہ ڈاکٹر نازلین علیم شاہ"

دوسری جانب سے جو جواب آیا تھا اس پے وہ حیران ہو گئی تھی

"کون؟ اس نے موبائل کو ہاتھ میں پکڑ کے ایسے گھورا تھا جیسے وہ انسان موبائل کے اندر گھسا ہوا ہو،،

سامنے والا جواب دینے لگا تھا لیکن پھر اچانک کال منقطع ہو گئی۔۔

نازلین ہیلو ہیلو کرتی رہ گئی،،، "عجیب کون تھا بھی؟ بہت جلد ملیں گے" اس نے نقل اتار کے دستانے میز پر پھینکے تھے اور موبائل بھی تقریباً پھینکنے والے انداز میں ہی رکھا تھا اور خود واشروم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

دوسری طرف تیمور پتا نہیں کہاں سے پڑکا تھا جو اب عیاد کے گریبان سے پکڑ چکا تھا اس لیے عیاد کو فوراً کال منقطع کرنی پڑی۔۔۔

"یہ سب اگر راید سر کو معلوم ہوا نہ وہ ایک منٹ۔۔۔ بلکہ ایک منٹ تو بہت بڑی بات ہے ایک سیکنڈ بھی نہیں لیں گے مجھے اڑانے میں"

تیمور جو عیاد کے کہنے پر یہ کارنامہ سر انجام تو دے آیا تھا لیکن اسے اب اپنی جان کی آں پڑی تھی۔۔۔ عیاد نے اپنے اوپر جھکی اس آفت کو ہٹانا چاہا جو صوفے پر ایک گھٹنا جمائے ایک پاؤں پر کھڑا عیاد کے گریبان سے پکڑے اس پے جھکا ہوا تھا اور کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ عیاد پیچھے کی طرف ہو رہا تھا لیکن آخر کتنا پیچھے ہوتا پیچھے کا راستہ بند تھا۔۔۔

"بھائی تو یہاں سے تو ہٹ جا" عیاد نے اس کے ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹاتے ہوئے اپنے چہرے پر دنیا جہاں کی معصومیت سجالی تھی۔۔۔

لیکن تیمور تو ٹس سے مس نہیں ہوا اب مجبوراً عیاد کو اس کے سامنے ہاتھ جوڑنے پڑے۔۔۔ تیمور کا بس نہیں چل رہا تھا ابھی کے ابھی اس کا قتل اپنے ہاتھوں سے کرتا۔۔

"بھائی ہٹ ناں" عیاد اب منتوں پہ اتر آیا تھا اس کے ہاتھ جڑے ہوئے تھے۔۔۔ تیمور کو آخر کار اس کے منحوس چہرے پر ترس آ ہی گیا اور وہ ایک جھٹکے سے اس کا گریبان چھوڑ کے پیچھے ہوا تھا۔۔۔

تیمور اب اپنے ہاتھ کا مُکا بنائے اپنی ٹھوڑی پہ جما کے وہاں لاؤنچ میں ادھر ادھر ٹہلنے لگا تھا۔ اسے اپنی جان کی پڑی ہوئی تھی۔۔

"ایک منٹ۔۔ ایک منٹ کے اندر وہ مجھے اڑا دیں گے۔۔ تو سمجھ رہا ہے نہ؟؟؟" اس نے رک کے عیاد کو دیکھا تھا جو ابھی تک وہیں بیٹھا اس کی اس حالت کے مزے لے رہا تھا۔۔۔

"ابے کچھ نہیں ہوگا وہ کونسا ابھی آرہے ہیں جب تک وہ آئیں گے ہم کام تمام کر چکے ہونگے اور ویسے بھی یہ سب میں اسی کے لیے کر رہا ہوں۔۔ اس خود غرض کا تو دل پگھلے گا ہی نہیں اس لیے میں نے سوچا۔۔۔"

عیاد کی بات تیمور کاٹے ہوئے صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔ "ہاں اسی لیے تم نے سوچا تیمور کو قربانی کا بکرا بنا لیتا ہوں ہے نا؟؟ تیمور اب اپنی اس حماقت پے پچھتاوے کے علاوہ کر بھی کیا سکتا تھا۔۔۔

عیاد جو ابھی کچھ بولنے ہی لگا تھا اسی لمحے ازینہ وہاں ٹرالی گھسیٹی ہوئے لاؤنچ میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ عیاد کو مجبوراً چپ رہنا پڑا اور ازینہ کو دیکھ کر تیمور کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو چکا تھا۔۔۔ عجیب کشش تھی اس لڑکی میں تیمور دیکھتا تھا تو اس کا دل عجیب انداز میں اس کے لیے دھک دھک کرتا تھا وہ خود بھی اس بات کا مطلب نہیں جان پایا تھا ابھی تک۔۔۔

"چینی کتنی لیں گے آپ؟؟؟" ازینہ اسے پوچھتی چائے کپ میں انڈیلنے لگی تھی لیکن وہ جواب تب دیتا جب بات اس کے کانوں تک پہنچتی۔۔۔ وہ بس یک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔ ازینہ نے چائے کپ میں ڈال کے تیمور کی طرف دیکھا تھا اس کی دھڑکنیں مزید شور کرنے لگی۔۔۔ ازینہ کو بھی اس کی خود پر جہمی نظروں کا احساس ہو چکا تھا

"چینی کتنی لیں گے آپ؟؟؟" ازینہ نے اپنی بات دہرائی۔۔۔

"ج۔۔۔ جی؟ تیمور ہڑبڑا گیا۔۔۔

"میں نے دو بار پوچھا ہے چینی کتنی لیں گے آپ لیکن آپ پتا نہیں کہاں گم ہیں" ازینہ نے ماتھے پہ بل ڈال کے اسے تیسری بار پوچھا تھا۔۔۔

"دو چچ" تیمور کی نظریں ابھی تک ازینہ پر جمی ہوئی تھی اس نے اپنی دو انگلیاں اوپر کو اٹھا کے جواب دیا تھا۔۔۔

عیاد گھورتی ہوئی نظروں سے اس کو جانچ رہا تھا۔۔۔ لیکن وہ تو بھول ہی گیا تھا کہ یہاں اس کا بھائی بھی موجود ہے اور بھائی بھی وہ جو آئی ایس آئی کا ایجنٹ ہے اس کی ایسی کی تیسری کر دے گا اگر اسے اس بات کی بھنک بھی پڑی۔۔۔۔

ازینہ اب چائے میں چینی ڈال کر چچ ہلا رہی تھی۔۔۔
"عجیب چینی نہیں جیسے نکاح ہو گیا تین بار پوچھنے کے بعد جواب دیا ہے آپ نے" ازینہ کی اس بات پر تیمور کی چلتی سانسیں رک گئی تھی۔۔۔ اور آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔۔۔

"استغفر اللہ کیسی باتیں کر رہی ہو؟" عیاد نے گھور کے ازینہ کو دیکھا تھا۔۔۔ اس کی آواز سن کے تیمور کو احساس ہوا کہ یہاں عیاد بھی بیٹھا ہے اور اب وہ بری طرح اپنی اس حرکت پر پچھتا رہا تھا۔۔۔ صفوہ کے رشتے والی بات تو جیسے وہ بھول ہی گیا تھا۔۔۔۔ ازینہ اب وہاں سے جا چکی تھی تیمور کو اب دوبارہ سے اپنی جان کی پڑ گئی تھی وہ دونوں صورتوں میں پھنسا ہوا تھا ایک طرف عیاد نے اسے پھنسا دیا تھا صفوہ کے گھر رشتہ لے جانے کا کہہ کر دوسری جانب عیاد کی بہن کے پیچھے اس نے

خود اپنے گلے میں پھانسی کا پھندہ ڈالا تھا وہ جانتا تھا عیاد سمجھ گیا ہے اور اب اسے مکمل تفتیش کرے گا۔۔۔۔

ازینہ کے جانے کے بعد عیاد نے تیمور پے ایک گھوری ڈالی اور پھر وہ چائے پینے میں مصروف ہو گیا۔۔ تیمور کو دل ہی دل میں خوشی ہو رہی تھی کہ وہ کچھ بھی نہیں سمجھا ورنہ ضرور اسے سوال کرتا۔۔ عیاد جو پہلی نظر میں ہی پوری کہانی سمجھ چکا تھا

وہ صبح سے گھر پر نہیں تھا پتا نہیں کہاں لاپتہ تھا دانیال کو اس نے گھر پر ہی رکنے کو کہا تھا وہ اندر ہی اندر کڑھ کے رہ گیا تھا "جب کام سارا خود کرنا تھا تو مجھے لائے کیوں گھر کی چوکیداری کرنے کے لیے"

کل سے وہ بلوچستان آئے ہوئے تھے اور راہد نے دانیال کو اس گھر سے ایک لمحے کے لیے بھی باہر نہیں نکلنے دیا تھا اور وہ خود کل کا پورا دن غائب تھا رات دیر کو گھر آیا اور صبح سویرے گھر سے نکل

گیا۔۔۔ دانیال کل سے فلمیں دیکھ دیکھ کے تھک چکا تھا وہ مزید یہ سب نہیں کر سکتا تھا اسے گھر پر رہنے کی عادت نہیں تھی اس طرح۔۔۔

وہ یہ سب سوچتا تین گھنٹے سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔ بار بار لیپ ٹاپ پر کوئی فلم لگاتا فلم ختم ہوتی وہ دوبارہ راید کا انتظار کرنے لگ جاتا۔۔۔ اس کے تمام موبائل فونز بھی اسی گھر میں رکھے ہوئے تھے۔۔۔ وہ راید کو کال بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

ایک تو یہ گھر اتنا عجیب تھا دانیال کو یہ گھر نہیں کفن لگ رہا تھا پوری طرح سفید۔۔۔ سفید دیواریں۔۔۔ سفید چھت۔۔۔ سفید ماربل۔۔۔ اور تو اور اس گھر کی سجاوٹ بھی سفید چیزوں سے کی گئی تھی۔۔۔ ایک تو یہ چھوٹا سا دو ایک کمرے پے مشتمل گھر ایک ویران علاقے میں موجود تھا جہاں آس پاس کوئی آبادی نہیں تھی۔۔۔ وہ اسلام آباد کا شہری اسے کہلو بلکل کسی ویرانے جنگل کی طرح محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ وہ آج تک یہ بات سمجھ نہیں سکا تھا راید شاہ کو کہیں بھی ٹھہرنا ہو وہ رہنے کے لیے سفید عمارت کا انتخاب کیوں کیا کرتا تھا۔۔۔ لیکن یہ گھر تو پورا ہی سفید تھا۔۔۔ اتنا تو وہ ان دو دنوں میں سمجھ چکا تھا کہ یہ گھر راید کا اپنا ہے جہی یہاں ہر چیز اس کی مرضی کی موجود ہے۔۔۔

لیکن ایک چیز جو اسے بہت الجھا رہی تھی وہ یہ تھی۔۔۔ "سفید رنگ تو محبتوں کی علامت ہوتا ہے پھر وہ محبتوں سے دور بھاگنے والا انسان سفید رنگ کا انتخاب کیوں کرتا ہے"

اس کی سوچوں کا مرکز قدموں کی آواز پے ٹوٹا تھا۔۔ ایک لمحے کے اندر اس نے اپنا پی ایس ایس ریوالور لوڈ کیا تھا۔۔ لیکن اسی لمحے کسی نے پیچھے سے اس کے سر پے اپنا ریوالور جمایا تھا۔۔ وہ بھی تربیت یافتہ تھا اس نے اپنی کہنی کو پیچھے والے شخص کے پیٹ کی طرف جھٹکا دیا تھا اور اپنے جسم کو اس کی قید سے چھڑوا کے ایک جھٹکے سے پیچھے کی جانب مڑا تھا۔۔ اسے پہلے وہ اس شخص پے اپنا پستول رکھتا وہ اس کے مڑتے ہی نیچے جھکا تھا اور ایک زوردار مگہ دانیال کے گھٹنے پر مار دیا تھا جسے دانیال لڑکھڑا گیا تھا۔۔ اسی لمحے راہد اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"چیچ چیچ دو سال تربیت میں یہ سب سیکھا؟" وہ طنز بھرے لہجے میں اسے سوال کر رہا تھا۔۔ اس نے نظریں اٹھا راہد کو دیکھا تھا جو اسے جھکا کے خود اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔ مگہ اتنی زور سے پڑا تھا کہ دانیال چاہ کے بھی فوراً نہیں اٹھ سکا تھا اس نے نیچے بیٹھ کے ہی اپنا توازن درست حالت میں لانا چاہا تھا وہ راہد کے سامنے اٹھ کے لڑکھڑانا نہیں چاہتا تھا یہ اس کی توہین تھی۔۔۔

"آپ ہمارے باس ہو ورنہ آپ اچھی طرح جانتے ہو میں کیا ہوں" دانیال نے اس کو اپنی قدر بتانی چاہی۔۔۔

اس کی بات سن کے راہد دھیمی سی ہنسی ہنسا تھا اس کیے ہنسنے سے بائیں گال پر گڑھا واضح ہوا تھا۔۔۔
بغیر کچھ کہے اس نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تھا جس کو دانیال نے مسکرا کے تھام لیا تھا۔۔۔
راہد نے اس کا ہاتھ اوپر کی جانب کھینچا تھا اور دانیال اپنا توازن برقرار رکھ کے اب اس کے سامنے
کھڑا ہو چکا تھا۔۔۔

راہد اب وہاں پڑے سفید مخمل کے صوفے پر براجمان ہو چکا تھا "ادھر آؤ" اس نے انگلی سے دانیال
کو اپنی جانب آنے کا اشارہ کیا۔۔۔ دانیال کچھ قدم چل کے اس کے پیچھے جا کھڑا ہوا تھا۔۔۔ "جی سر؟
دانیال نے قریب آکر سوال کیا۔۔۔ راہد نے اپنے برابر میں خالی جگہ کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ دانیال
اشارہ سمجھ کے اب راہد کے برابر میں بیٹھ چکا تھا۔۔۔

راہد نے اپنی جیب سے ایک کاغذ نکالا تھا جس کو اس نے لپیٹا ہوا تھا۔۔۔ اب وہ کاغذ کھول رہا تھا
دانیال کی نظریں کاغذ پہ جمی ہوئی تھی۔۔۔ راہد نے کاغذ کھول کے اس کے سامنے کیا۔۔۔ "یہ دیکھو"
راہد کی نظریں بھی اسی کاغذ پہ تھیں۔۔۔

دانیال اب تک یہ تو سمجھ چکا تھا کہ وہ ایک نقشہ ہے جو راہد نے پین سے بنایا ہے۔۔۔

"یہ کس چیز کا نقشہ ہے سر؟" دانیال نے کاغذ سے نظریں ہٹا کے راہد کو سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔

راہد نے ایک جگہ پے پین کی نب جمائی تھی۔۔۔ "اس جگہ ہم ہیں" اب اس نے پین کو آگے کیا تھا۔۔۔ "یہ اس گھر کے سامنے والا روڈ ہے۔۔۔" اس نے اب پین کو اسی کاغذ پے پیچھے کی جانب گھمایا تھا "یہ ہمارے گھر کے پیچھے والا میدان ہے" اس نے پین کو تھوڑا اور پیچھے کی جانب گھسیٹا۔۔۔ "یہاں ایک ویرانہ ہے اور اسے پانچ منٹ بعد۔۔۔" اس نے اب پین ایک نقطے پے جمائی۔۔۔ "یہاں ایک پہاڑی ہے اور اسی پہاڑی سے سردار کے بندوں کا گزر ہوتا ہے وہ اسی راستے سے ہمارے ملک میں داخل ہوتے ہیں" راہد نے اب پین کو سیدھ میں گھمایا تھا اس پہاڑی سے آدھے گھنٹے تک کے فاصلے پے۔۔۔ "اور یہاں وہ سردار رہائش پذیر ہے"

دانیال منہ کھولے اس کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔
"اتنی جلدی آپ نے معلوم کر لیا؟"

راہد نے اس کا کھلا منہ دیکھ کے ایک آئی برو اوپر کو کیا۔۔۔ "ہاں کیونکہ وہ سردار نہایت بیوقوف ہے
چچ" راہد نے افسوس سے دائیں بائیں سر ہلایا۔۔۔

"کیا مطلب؟ دانیال سمجھ نہیں پایا۔۔۔"

راید نے اس کی نا سمجھی دور کرنے کے لیے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک عجیب و غریب چھوٹا سا کیمرہ نکالا جو اس نے اپنے انگوٹھے اور انگلی اے شہادت کے بیچ تھاما ہوا تھا۔۔۔۔

"یہ سب سے بڑی بیوقوفی ہے اس سردار کی" راید اس کیمرہ کو دیکھ کر بول رہا تھا۔۔۔۔

دانیال اس کیمرہ کو دیکھ کے سمجھ چکا تھا یہ کیمرہ نہیں بلکہ کیمرہ کی طرح دکھنے والا ایک آلہ ہے جس کے ذریعے ہم میک اپ ماسک میں چھپے چہرے پہچان سکتے ہیں۔۔۔۔

"ہم سردار کے بندوں کو نہیں پہچانتے جن کو پہچانتے تھے وہ مر چکے ہیں۔۔۔ اس نے سب سے بڑی غلطی کی ہے کہ اپنے بندوں کے چہرے میک اپ ماسک سے ڈھانپے۔۔۔ اسے چاہیے تھا وہ اپنے بندوں کو کھلم کھلا چھوڑ دیتا اگر ایسا ہوتا تو ہم انہیں یقیناً نہ پہچان سکتے لیکن اس کو شک تھا کہ کہیں ہماری ٹیم میں سے کسی نے ان کے چہرے دیکھے ہوئے تو کیا ہو گا۔۔۔ اس لیے اس نے اپنے بندوں کے چہرے ڈھانپ دیئے اور اب وہ سب پاکستانی شہریوں کی طرح روپ دھارے ہوئے ہیں" اب راید نے اس آلے کو اس نقشے کے ساتھ رکھا تھا۔۔۔ "اور اسی طرح میں نے ان کا پتہ معلوم کر لیا" راید نے اپنی بات کہہ کے دانیال کو دیکھ کے کندھے اچکائے تھے جیسے اس نے کوئی بڑا کام نہیں کیا یہ عام سی بات ہے۔۔۔۔

"آپ کو یقین ہے کہ یہ اس سردار کا ہی ٹھکانہ ہے۔۔۔ میرا مطلب کوئی اور لیڈر تو نہیں ہے ناں یہ کسی اور گروہ کا؟"

دانیال ابھی ابھی اچنبھے کا شکار تھا۔۔۔

"تم جانتے ہو میں کس چیز میں ماہر ہوں؟" رائد نے اپنے بازوؤں کو اپنے سینے پر باندھ کے صوفے کو ٹیک لگا لی تھی۔۔۔

"جی اچھی طرح" دانیال نے ایک وقت گزارا تھا رائد کے ساتھ وہ اچھی طرح جانتا تھا رائد کس چیز میں ماہر ہے۔۔۔

"بتاؤ؟ رائد نے اسے سوال کیا جیسے اس کو یقین نہ تھا کہ دانیال درست جواب دے گا۔۔۔

"اپنی ذمہ داری نبھانے میں۔۔۔ آپ نے آج تک جو کام اپنے ذمے لیا ہے ہمیشہ اسے تکمیل تک پہنچایا ہے" دانیال اب جواب دے کر رائد کے رد عمل کا منتظر تھا۔۔۔

رائد نے اس کی بات سن کے آنکھیں موند لی تھی اور دھیمے سے مسکرایا تھا۔۔۔

خوشخبری رائلٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شیف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

"نہیں میں صرف ایک چیز میں ماہر ہوں اور وہ ہے دھوکہ"
راید نے اب آنکھیں کھول لی تھیں۔۔۔ اور فوراً اس بات کو بدل دیا تھا۔۔۔

"یہ اس کاغذ میں روٹیاں لپٹی ہوئی ہیں" راید نے ایک کاغذ کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔۔

"اور فرج میں کل والی نہاری پڑی ہے گرم کر کے لے آؤ۔۔ میں ہاتھ دھولوں تب تک" راہد اپنی بات ختم کر کے اٹھا تھا۔۔ اور دانیال سمجھ گیا تھا راہد اب چپ چاپ کھانا کھائے گا اور وہ اپنے دھوکے کے بارے میں فی الحال اسے بتانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ اپنی مرضی کا مالک تھا وہ جب دل چاہے گاتب بتائے گا۔۔

جاری ہے،،،،،

